بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۶۲	۱۶ امان ۱۳۴۵ھش ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۱۶ مارچ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

چونکہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو ختم ہو رہا ہے مربیان و معلمین سلسلہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء تک کی سالانہ رپورٹ ۴ مئی تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت میرے لڑکے عزیز ملک محمد نصیر اللہ خاں کا نکاح عزیزہ مبارکہ پروین بنت مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کے ساتھ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء کو بعد از عشاء دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

محمد نقیر اللہ خاں سابق ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ چند روز سے انہیں انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

ربوہ ۱۵ مارچ۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دہلی لعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ بینائی پر بھی اثر ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی کے زیر انتظام مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۶ء بروز بدھ مسجد محلہ دارالنصر غربی میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خطاب فرمائیں گے۔ خدام اور اطفال کے علاوہ انصار سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کسی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا

جو کوئی ذرا سی بھی بھلائی کرتا ہے وہ اس کا بدلہ پا لیتا ہے

"پھر فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور تمام پرورشیں تمام جہان پر اسی کی ہیں

اَلرَّحْمٰن وہی ہے جس کی رحمتیں بے بدلہ ہیں مثلاً انسان کا کیا حق تھا اگر اللہ تعالیٰ اسے کتا بنا دیتا تو کیا یہ کہہ سکتا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ میرا فلاں عمل نیک تھا اس کا بدلہ تو نے نہیں دیا۔

اَلرَّحِیْم اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیک عمل کے بدلہ نیک نتیجہ دیتا ہے۔ جیسا کہ نماز پڑھنے والا روزہ رکھنے والا۔ صدقہ دینے والا دنیا میں بھی رحم پاوے گا اور آخرت میں بھی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا جو کوئی ذرا سی بھی بھلائی کرتا ہے وہ اس کا بدلہ پا لیتا ہے۔

ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ میں تجھے جادو سکھا دوں گا شرط یہ ہے کہ تو کوئی بھلائی نہ کرے۔ جب دنوں کی تعداد پوری ہو گئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تو نے ان دنوں میں ضرور کوئی بھلائی کی ہے جس کی وجہ سے تو نے جادو نہیں سیکھا اس نے کہا میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ راستہ میں سے کانٹا اٹھایا۔ اس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا۔ تب وہ بولا خدا تعالیٰ کی بڑی مہربانیاں ہیں کہ اس نے ذرا سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچا لیا۔

ہمیں اس خدا تعالیٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بدلہ دیتا ہے۔ دیکھو ایک عورت جنگل میں جا رہی تھی رستہ میں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس نے اپنے بالوں سے رسہ بنا کر کنوئیں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کر لیا ہے وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا، اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵-۲۶)

خطبہ عید الفطر

ہر نیک عمل جو انسان کرتا ہے اپنے اندر بہت سی عیدیں رکھتا ہے

لیکن

ان عیدوں کو حاصل کرنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر منحصر ہوتا ہے

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے بڑی عید یعنی غلبۂ اسلام کا دن بھی جلد سے جلد دکھلائے

[redacted]

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ
مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج عید کا دن ہے

اور عید اس واقعہ کو کہتے ہیں جو بار بار آئے مرۃً بعد اخریٰ اور پھر انسان کی خوشی کا موجب ہو۔ ایسے واقعات جو بار بار آتے ہیں۔ اور انسان کی خوشی کا موجب ہوتے ہیں۔ ان میں دنیوی واقعات بھی ہیں اور روحانی واقعات بھی ہیں۔ لیکن دنیوی لحاظ سے یہ ضروری نہیں کہ خوشی کے واقعات انسان کے لئے حقیقی خوشی کا موجب بھی ہوں۔ مثلاً اولاد ہے انسان اسے نعمت سمجھتا ہے اور جس گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس بچہ کی پیدائش کا دن اس گھرانہ کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات

بچے کی ولادت

کے ساتھ ہی اس کی ماں بیمار ہو جاتی ہے اور بجائے خوشی کے سارا گھر فکروں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پھر ملازمت پیشہ لوگ ہیں۔ جن کا گزارہ ماہانہ آمد پر ہوتا ہے۔ مہینہ کی پہلی تاریخ ان کے لئے خوشی لاتی ہے۔ کیونکہ ماہانہ اخراجات چلانے کے لئے انہیں تنخواہ مل رہی ہوتی ہے۔ اس طرح

ہر مہینہ کی پہلی تاریخ

ان کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مہینہ کی پہلی تاریخ کو ان

کے گھر میں کوئی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور وہ دن ان کے لئے عید کا باعث نہیں بنتا۔ بعض اوقات مہینہ کی پہلی تاریخ کو ان میں سے کسی کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بظاہر اسے دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک تو اسے پہلی تاریخ کو تنخواہ ملتی ہے جس سے وہ اس مہینہ کے اخراجات پورے کرتا ہے۔ اور دوسرے بچہ کی پیدائش ان کے لئے خوشی لاتی ہے لیکن

ہوتا یہ ہے

اور بچہ کی پیدائش کے بعد ایک طرف اس کی ماں بیمار ہو جاتی ہے۔ اور دوسری طرف تیمارداری کے سلسلہ میں اقربا اس کے دروازہ پر دستک دینا شروع کر دیتے ہیں۔ بیوی کی بیماری کی وجہ سے وہ شخص غم زدہ ہوتا ہے۔ اور جس تنخواہ سے اس نے مہینہ کے اخراجات پورے کرنے ہوتے ہیں۔ وہ علاج اور

اقرباء کی مہمان نوازی

پر خرچ ہو جاتی ہے اور اس طرح مہینہ کی پہلی تاریخ اس کے لئے خوشی کا موجب نہیں بنتی اسی طرح کی اور سینکڑوں ہزاروں مثالیں سوچی جا سکتی ہیں۔ غرض دنیوی لحاظ سے جو واقعات انسان کی زندگی میں بار بار آتے ہیں اور عام طور پر وہ خوشی کا موجب ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ فی الواقعہ خوشی کا باعث بنیں۔ صرف

روحانی امور ایسے ہوتے ہیں

جو انسان کی زندگی میں بار بار آتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی اس کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا تعلق خدا کے فضل کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور کوئی فرد۔ کوئی گھرانہ یا کوئی قوم جس پر خدا تعالیٰ بار بار اپنا فضل کر رہا ہوتا ہے غم زدہ یا متفکر نہیں رہ سکتا۔ ہر دفعہ خدا کے فضل کو دیکھ کر اس کا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے اور اس کا چہرہ مسرت سے کھل جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس قسم کی عیدوں کے بڑے سامان پیدا کئے ہیں۔ ہر نیک عمل جو انسان کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے اپنے اندر بہت سی عیدیں سمیٹے ہوئے ہے۔ نیکی کا کوئی کام لے لیں۔ پہلے انسان کے دل میں اس کے متعلق خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا بندہ خوش ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس پر فضل کیا ہے۔ اور اس کے اندر نیکی کا یہ کام کرنے کی خواہش پیدا کی ہے۔ پھر یہ نیک خواہش ترقی کر کے نیت میں بدل جاتی ہے۔ اور انسان اسے پورا کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ وہ یہ ارادہ بھی اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتا بلکہ اس ارادہ میں بھی خدا تعالیٰ کا فضل کام کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ دوسری عید ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے لئے خوشی لاتی ہے۔ اور اس کا

دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے

وہ کہتا ہے اس کے رب نے اس پر کتنا احسان کیا ہے کہ اسے توفیق دی کہ وہ اس نیک خواہش کو نیت کا جامہ پہنانے کے قابل ہو جائے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے توفیق دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی اس نیت کے مطابق عمل کرے۔ اور جب وہ اپنی اس نیت کے مطابق خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے وہ نیک عمل کرتا ہے تو تیسری دفعہ اس کا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اسے اس نیک نیت کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشی ہے۔ پھر جب وہ نیک عمل کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے اس نیک عمل کو قبول کر لیتا ہے۔ تو چوتھی دفعہ اسے خوشی پہنچتی ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس پر کتنا فضل اور احسان کیا کہ اس نے اپنی رحمت سے اس کے عمل کو بھی قبول کیا ہے۔ وہ اس سے خوش ہوتا ہے غرض انسان کے ہر نیک عمل میں اس کے لئے چار عیدیں پوشیدہ ہوتی ہیں اور وہ چار دفعہ اللہ تعالیٰ کے افضال اور احسانوں کو یاد کر کے خوش ہوتا ہے اور یہ جو دو عیدیں اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر مسلمانوں کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ ان کا حال بھی اسی طرح کا ہے۔ مثلاً عید الفطر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہارے دلوں میں روزہ رکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ پھر تم نے روزہ رکھنے کی نیت کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق بخشی۔

کہ تم رمضان کے پورے کے پورے روزے رکھ لو پھر اس نے ہمیں امید دلائی کہ میں تمہارے یہ روزے قبول کر لوں گا اور اس عبادت کے نتیجہ میں میں اپنے بندہ کو اپنی رضا کی جنت میں داخل کروں گا۔ غرض چار خوشیاں ہمیں اس موقعہ پر بھی نظر آتی ہیں۔

پھر ماہ رمضان کی عبادت میں

قیام لیل بھی ہے

دن کو ہم روزے رکھتے ہیں اور رات کو عام راتوں سے زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں اتنے ہی نوافل پڑھا کرتے تھے جتنے نوافل آپ دوسرے دنوں میں پڑھا کرتے تھے لیکن حدیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ان ایام میں آپ دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ وقت لگاتے تھے۔ آپ بڑی لمبی لمبی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ ان میں اکثر حصہ رات کا گزار دیتے تھے اور پھر آپ اس عبادت کو بڑے تعہد سے ادا کرتے تھے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے سورۃ زمر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

امّن ھو قانت اٰناء الّیل
ساجدًا وقائمًا یحذر
الاٰخرۃ ویرجوا رحمۃ
ربّہ۔ قل ھل یستوی
الّذین یعلمون والّذین
لایعلمون۔ انّما یتذکّر
اولوالالباب۔ (۱۰)

کیا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی صورت میں فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے وہ نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے۔ تُو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں نصیحت تو صرف عقلمند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بشارت دی ہے

کہ اس کی نگاہ میں وہ لوگ جو رات کے اوقات میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عاجزی سے اپنی اطاعت خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ وہ اس کی نگاہ میں بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہاں مومن کی عبادت کے قبول ہونے سے پہلے کی حالت کو بیان کرتا ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ دن کو بھی عبادت کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام بھی کرتا ہے۔ یحذر الآخرۃ اس کے باوجود وہ اس بات سے ڈرتا رہتا ہے کہ کیا اس کا انجام بخیر ہو گا یا نہیں کیا خدا تعالےٰ اس کی عبادت کو قبول بھی کرے گا یا نہیں۔ کیونکہ بعض مخفی گناہ۔ لغزشیں اور کوتاہیاں ایسی ہیں جو اس کے اعمال کو اس طرح بگاڑ دیتی ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں قابلِ قبول نہیں رہتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حقیقی مومن دن کو بھی عبادت کرتا ہے اور رات کو بھی قیام کرتا ہے اور تنہائی اور خاموشی میں

خدا تعالیٰ کے حضور عجز کا اعتراف

کرتا ہے اور اس سے اطاعت کا عہد باندھتا ہے لیکن باوجود اس قدر عبادت بجا لانے کے اُسے ان اعمال کے بجالانے پر کوئی فخر نہیں ہوتا۔ اور اُسے اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ ان اعمال کو ضرور قبول کرے گا۔ آخرت کے معنے بعد میں آنے والی چیز کے ہوتے ہیں۔ اور کسی نیک عمل کے بعد میں آنے والی چیز اس کی قبولیت اور نیک انجام ہوتا ہے۔ یحذر الآخرۃ مومن نیک اعمال بجالانے کے بعد بھی ڈرتا رہتا ہے کہ آیا خدا انہیں قبول بھی کرتا ہے یا نہیں۔ کہیں ان میں ایسے نقائص تو نہیں رہ گئے جن کی وجہ سے وہ خدا تعالےٰ کی درگاہ سے رد کر دئے جائیں اور پھر وہ اس ڈر کے باوجود یہ امید بھی رکھتا ہے کہ خدائے رحیم اس کی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس پر اپنا فضل اور احسان کرے گا۔ اس کی مغفرت کریگا اور اس کی کمزوریوں کو ڈھانپ دے گا۔

مغفرت اور احسان

دونوں معنی "رحمت" میں پائے جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یرجوا رحمۃ ربّہٖ مومن بندہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی کوتاہیوں کو مغفرت کی چادر سے ڈھانپ دے گا اور محض اپنے فضل سے اس کی عبادت کو قبول کر لے گا۔ فرماتا ہے ایسے بندے جو دن رات خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں اور پھر بھی اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کا عمل قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اور پھر وہ میری رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ میں اپنے فضل سے ان کے اعمال قبول کر لوں گا۔ میں انہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میں ان اعمال کو ان کے لئے عید بنا دونگا اور ان سے میرا سلوک ان لوگوں سے مختلف ہو گا جو سرکشی کرنے والے ہیں۔ فخر و مباہات کرنے والے ہیں اور کبر و غرور کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے رسول تم میری طرف سے اعلان کر دو کہ ھل یستوی الّذین یعلمون والّذین لایعلمون وہ لوگ جو اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ان کے اعمال ان خوبیوں کے حامل نہیں کہ وہ ان کے نتیجہ میں ضرور جنت میں داخل ہو جائیں گے بلکہ ان کے جنت میں داخل ہونے کے لئے محض خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں کے برابر نہیں جو اس

حقیقی اور بنیادی نکتہ

کو نہیں سمجھتے۔ وہ تھوڑے سے اعمال بجالاتے ہیں اور پھر اس فخر اور غرور میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہم نے بہت نیکیاں کر لی ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ ہمیں ضرور جنت دے دے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی نظر میں وہی شخص مقبول ہوتا ہے جو نیک عمل بجالانے کے بعد بھی ڈرتا رہتا ہے کہ اس کے نیک اعمال خدا تعالےٰ کی درگاہ سے رد نہ ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ امید بھی رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔ وہ اس کے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ وہ اس کی کمزوریوں کو دُور کر دے گا اور محض اپنے فضل اور احسان سے اُسے اپنے قُرب اور رضا کے مقام تک پہنچا دے گا۔

پس

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے

کہ ہر چیز جس کا تعلق اعمال صالحہ سے ہے وہ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے اس لئے کسی مرحلہ پر بھی انسان کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اس میں کوئی ایسی خوبی تھی کہ اس نے ایسے نیک عمل کئے۔ مثلاً جس وقت کسی انسان کے دل میں کسی عمل کی خواہش پیدا ہو تو اُسے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس کے اندر کوئی ذاتی نیکی تھی جس کی وجہ سے اس کے دل میں اس نیک عمل کی خواہش پیدا ہوئی۔ پھر جب وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی نیت کرے تو اُسے یہ خیال نہیں آنا چاہیئے کہ اس کے اندر کوئی خوبی تھی جس کی وجہ سے وہ اس نیک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے قابل ہو گیا۔ بلکہ وہ یہ سمجھے کہ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس کی خواہش نیت میں بدل گئی۔ اور جب یہ نیت عمل کی شکل میں تبدیل ہو تب بھی وہ یہ سمجھے کہ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ مجھے اپنی نیت کے مطابق اس نیک عمل کو بجالانے کی توفیق ملی۔ پھر جب وہ عمل قبول ہو جائے تو وہ یہی سمجھے کہ اس کے اندر تو کوئی خوبی نہیں تھی۔ اس کے عمل میں ہزاروں رخنے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ بڑا احسان کرنے والا ہے۔ بڑا فضل کرنیوالا ہے۔ اور بڑی مغفرت کرنے والا ہے اس نے اپنی غفار ہونے کی صفت کے نتیجہ میں اور اپنی رحیم ہونے کی صفت کے نتیجہ میں میرے ناقص اعمال کو قبول کر لیا ہے اور وہ مجھ سے محبت کرنے لگ گیا ہے۔

غرض ہر نیک کام اپنے اندر

کم سے کم چار عیدیں

رکھتا ہے۔ کیونکہ انسان اس کے نتیجہ میں اپنے اوپر چار دفعہ خدا تعالےٰ کا فضل ہوتے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان میں ہماری جماعت کے افراد کو توفیق بخشی کہ وہ پہلے سے زیادہ عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ چند سال پہلے درس میں شامل ہونے والوں اور نماز تراویح میں شامل ہونے والوں کے متعلق جو رپورٹیں ملتی رہی ہیں اس سال ان کے مقابلہ میں چھ سات گنا زیادہ لوگ درس قرآن کریم اور نماز تراویح میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس سال جماعت کے افراد کو توفیق بخشی کہ وہ کثرت سے قرآنی علوم سیکھنے اور قیامِ لیل کی طرف متوجہ ہوئے ہیں تو میرے دل نے کہا۔ یہ بات بھی خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اور جہاں بھی اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہوتا ہے وہیں مومن بندہ کے لئے عید کا مقام ہوتا ہے۔ عبادت کا یہ نظارہ دیکھ کر میرا دل خدا تعالےٰ کی حمد سے بھر گیا۔ اور

مجھے دلی مسرت ہوئی

کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت پر فضل کیا اور اس کے بوڑھوں۔ جوانوں اور بچوں پھر عورتوں اور مردوں کو توفیق بخشی کہ وہ پہلے کی نسبت زیادہ اس کی طرف متوجہ ہوں اور دن اور رات اس کی عبادت میں گزاریں۔ اور میرے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا جہاں تُو نے جماعت کے افراد کو توفیق دی کہ وہ بظاہر نیک عمل کرنے والے بن گئے وہاں یہ بھی فضل فرما کہ ان کے ان اعمال کو قبول کر لے۔ تا وہ چوتھی۔ آخری اور حقیقی عید بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

اب دوست دعا کر لیں

کہ اللہ تعالےٰ ہماری عبادت کو قبول فرمائے اور جس طرح ہمارے اعمال ظاہر میں ہمیں بھی اور دنیا کو بھی نیک نظر آتے ہیں

اسی طرح ان کا انجام بھی نیک بنائے اور ایسا کرے کہ ہمارے ہر عمل کی چاروں عیدیں ہمیں نصیب ہوں اور ہر دن جو طلوع کرے وہ اس کے فضل کے نتیجہ میں ہمارے لئے عید کا دن ہو۔ اور سب سے بڑی عید جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یعنی اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنا۔ ہمیں ہماری زندگی میں ہی جلد سے جلد دکھائے۔ تا ہم اس خوشی کو حاصل کر لیں جس کے لئے امتِ مسلمہ سینکڑوں سال سے انتظار کر رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی چٹاگانگ میں ورودِ مسعود

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ وایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" ربوہ۔ محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا و محترم مرزا عبد الحق صاحب پراونشل امیر مغربی پاکستان نے جو کہ مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے ڈھاکہ تشریف لائے تھے۔ جماعتِ چٹاگانگ کی درخواست پر ہمارے ہاں آنا بھی منظور فرمایا۔ چنانچہ یہ اصحاب پراونشل امیر مکرم مولوی محمد صاحب اور مکرم مولوی شمس الرحمٰن صاحب کے ہمراہ ڈھاکہ سے بذریعہ کار ۱۴ر فروری کو شام یہاں تشریف لائے۔ ایک کثیر التعداد احبابِ جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد نماز عشاء اگرچہ صاحبزادہ صاحب موصوف لمبے سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے لیکن آپ نے مختصر تقریر میں احبابِ جماعت کو زرّیں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

جماعتِ چٹاگانگ نے ان بزرگوں کے اعزاز میں ایک پبلک میٹنگ ۱۶ر فروری کی شام کو دار التبلیغ میں منعقد کی جس کا اعلان مقامی اخباروں و ہینڈ بل اور خصوصی دعوت ناموں کے ذریعے کیا گیا تھا۔ علاوہ جماعت کے مرد عورت اور بچوں کے کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ دار التبلیغ کو شامیانہ و رنگین برقی قمقموں سے خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ یہ جلسہ مغرب کے بعد تلاوتِ قرآن کریم و نظم سے شروع ہوا اور مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا نے انڈونیشیا میں تبلیغ کے حالات سنائے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ایک نہایت موثر و مدلل تقریر کی۔ یہ تقریر غیر از جماعت اصحاب نے بہت ہی توجہ سے سنی اور بہت پسند کی۔ اس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے خطاب فرمایا اس موقعہ پر ایک صاحبہ نے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔

اجتماعی دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے روز یہ سب احباب بذریعہ کار چٹاگانگ سے ڈھاکہ تشریف لے گئے۔

خاکسار عبد الرحیم یونس
سیکرٹری جماعتِ احمدیہ چٹاگانگ

سالانہ تقریری مقابلے

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۲۲ تا ۲۴ر مارچ ۱۹۶۶ء منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ مقابلے اردو۔ عربی اور انگریزی زبان میں ہوں گے جن کے لئے روزانہ ۴ سے ۶ بجے شام وقت مقرر ہے۔ یہ مقابلہ جات بالترتیب انگریزی، اردو اور عربی زبان میں جامعہ احمدیہ ہال میں ہوں گے۔ (محمد اعظم اکسیر سیکرٹری الجمعیۃ العلمیہ)

دعائے مغفرت:- افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم سردار نذر حسین صاحب چک ۱۵/۱۰-L مؤرخہ ۱۶ر فروری کو وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے مخلص احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے پُرانے خادم تھے۔ ایک عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باڈی گارڈ رہے اور خدمت کا موقعہ پایا۔ مرحوم دعاگو بزرگ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نمازِ تہجد کے عادی تھے۔ چک مذکور میں اکیلے احمدی تھے اور اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے احمدیت کا نمونہ تھے۔ مرحوم کے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

(محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری)

تحریکِ وصیّت

(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے"

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے (نظامِ وصیت میں شامل ہو کر ناقل) ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے اُن کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

والد محترم حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر و سابق وکیل المال تحریک جدید کی وفات پر سینکڑوں احباب نے خود تشریف لا کر اور سینکڑوں نے خطوط وغیرہ کے ذریعہ ہم پسماندگان سے تعزیت فرمائی اور اپنی پُر خلوص دعاؤں سے ہماری ڈھارس بندھانے کی سعی فرمائی ہے۔ اسی طرح حضرت والد صاحب رض کی علالت کے دوران بھی احباب بڑی کثرت سے عیادت کی خاطر تشریف لاتے رہے ہیں۔ ہمارے دل ان سب محبّین کے لئے جذباتِ تشکّر سے لبریز ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب کے خطوط کا اگرچہ فرداً فرداً بھی جواب بھجوایا جا رہا ہے تاہم اس اعلان کے ذریعہ عمومی طور پر بھی دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب مرحوم رض کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز ہم سب پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔

الفضل مؤرخہ ۵/۳/۶۶ میں ہمارے چچا جان محترم مولوی محمد سعید صاحب انصاری استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی حضرت مرحوم رض کے محبّین سے ان کے حالات قلمبند کر کے بھجوانے کی درخواست پر چند مضامین موصول ہوئے ہیں۔ حضرت ابّا جان مرحوم سے قریبی تعلق رکھنے والے محبّینِ خاص سے مکرر درخواست ہے کہ وہ اوّلین فرصت میں اپنے مضامین تحریر فرما کر برادرم عزیزم رشیق احمد صاحب ثاقب لیکچرار ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے نام بھجوا دیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مبارک احمد انصاری ایم۔ ایس سی۔ واقفِ زندگی
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سادہ اور باکفائت زندگی کے متعلق کچھ باتیں

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

مذکورہ بالا عنوان پر حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت قیمتی مضمون قسط وار ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اس کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۲۲ مارچ کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ آج قارئین الفضل کے لئے دوسری قسط پیش کی جا رہی ہے۔

(خاکسار:۔ نسیم احمد وکیل المال اوّل)

(قسط نمبر ۲)

۳۔ کھانے کے اوقات میں کمی

بعض گھروں میں ہر وقت ہانڈی چڑھی رہتی ہے۔ اور دستر خوان بچھا رہتا ہے اور سوائے مسلسل اور متواتر کھانے کے ان کے ہاں اور کوئی ذکر ہی کم ہوتا ہے اور تو مقصد کز یستن از بہر خوردن است کا نظارہ ان کے ہاں ہر وقت دکھائی دیتا ہے یہ بات نہایت ہی معیوب ہے۔ سوائے کمزوروں اور بچوں کے میرے نزدیک کسی شخص کو تین دفعہ سے زیادہ کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ خواہ صبح کا ناشتہ۔ دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا یا صبح کا کھانا تیسرے پہر کا ناشتہ اور رات کا کھانا۔ بہرحال ہر وقت کھانے کا شغل جیب پر بہت بوجھ ہوتا ہے اور جیب سے زیادہ معدہ اور صحت پر۔ عموماً یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو خود یا ان کے بچے چٹورے ہوتے ہیں۔ یعنی ان کا جی ہر مزیدار چیز کے کھانے کو لوٹتا رہتا ہے اسی طرح ہر موسم پر ہر پھل اور ہر ترکاری اور ہر قسم کے کھانے اور ہر طرح کے چٹنی۔ اچار مربوں اور ہر طرح کے مزیدار کھانوں اور ہر طرح کی پینے کی اشیاء کے لئے ان کی طبیعت بے قرار رہتی ہے۔ اور نتیجہ ظاہر ہے کہ ہر چیز ان میں سے پیسہ خرچ کر کے حاصل ہوتی ہے۔ پس اپنے کھانے کے اوقات مقرر اور محدود کرنے چاہئیں اور بچوں کے لئے چٹورپنے کا سختی سے مقابلہ کرتے رہنا چاہیئے۔

یاد رہے کہ صرف وہی بچے چٹورے نہیں ہوتے جو ہر کھانے والی چیز پر گرتے ہیں بلکہ وہ بچے بھی چٹورے ہیں جن کو خاص کھانے کی چیزوں سے نفرت ہوتی ہے اگر ایک لڑکا میٹھا کھیا یا کدو یا توری نہیں کھاتا یا دال اور پتلے شوربے سے نفرت کرتا ہے تو در اصل وہ بھی چٹورا ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ لذیذ اور پسندیدہ اشیاء کھانا چاہتا ہے۔ عموماً والدین تعریفی رنگ میں اپنے بیٹے کی اس خاصیت کو بیان کر کے کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا تو بیچارہ فلاں فلاں چیز دیکھتا ہی نہیں گویا کہ وہ ایک تارک الدنیا صوفی ہے۔ حالانکہ بیٹے صاحب کبھی عمدہ اعلیٰ اور لذیذ اشیاء سے انکار نہیں کرتے بلکہ انہیں حاصل کرنے کے لئے صوفی بنتے ہیں اصل صوفی وہ ہے جو غریبانہ امیرانہ سب قسم کی اشیاء کھا لیا کرے پس اس بری عادت کا بھی مقابلہ اور اصلاح ضروری ہے۔

۴۔ کم خرچ اور مفید ناشتہ

میرا خیال ہے کہ ہم میں سے اکثر احباب نے اپنے کھانوں میں واقعی سادگی اختیار کر لی ہے مگر یہ بات ناشتوں میں نہیں دیکھی گئی اول تو وہ سادہ اور کم خرچ نہیں ہوتے دوسرے وہ مفید نہیں ہوتے۔ مفید نہ ہونے کی مثال تو چائے کا دائمی استعمال ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے مگر سادگی اور کفایت کے متعلق یہ عرض ہے کہ ناشتہ میں بھی بہت سی چیزیں نہیں ہونی چاہیئے اور بعض چیزوں سے تو خصوصاً پرہیز کرنا چاہیئے کہ وہ گراں ہیں اور نہایت مضر اور ثقیل مثلاً پیسٹری جو معدہ میں لیس اور لئی کی طرح چپک جاتی ہے اور جگر کے لئے تو پتھر کی طرح ہے بسکٹوں کا بھی یہی حال ہے جو اعلیٰ اور زود ہضم ہوتے ہیں وہ اتنے مہنگے ہوتے ہیں کہ ایک بسکٹ بعض اوقات پیسہ فی عدد کے حساب سے پڑتا ہے اور اگر ایک آدمی شوق کرے تو آٹھ دس آنہ کے صرف بسکٹ ہی ایک ناشتہ میں کھا سکتا ہے۔ اور غور کر کے دیکھو تو بسکٹ کیا ہیں؟ سوکھے ٹکڑے اور بس اس صورت میں آپ سوال کریں گے کہ پھر ہمارا ناشتہ کن اشیاء کا ہونا چاہیئے۔ سو میرے خیال میں نوجوانوں اور بچوں خصوصاً طالبعلموں کو صبح کا ناشتہ دودھ اور پراٹھے سے کرنا چاہیئے۔ ایک پراٹھہ اور ایک میٹھی پیالی دودھ کی طالبعلموں کے لئے سکول جانے سے پہلے بہت اچھی ہے۔ ہاں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ گھی اچھا ہو۔ اس کے علاوہ بجائے دودھ کے دودھ کی لسی یا دہی کی لسی گرمیوں میں بہت مفید ہوتی ہے یا بجائے پراٹھے کے روٹی کے ساتھ مکھن یا دہی استعمال کر سکتے ہیں۔ تازہ یا باسی روٹی ایک تلے ہوئے انڈے کے ساتھ (جو گھر کی مرغی کا ہو کیونکہ وہ سستا پڑتا ہے) بھی موزوں ہے۔ غربا تو باسی روٹی کے ساتھ لسی یا باسی دال سالن کھا لیتے ہیں اسی طرح بھنے ہوئے چنے کشمش ملا کر۔ ابلے ہوئے نمکین چنے۔ ابلے ہوئے آلو یا دودھ سویاں عمدہ ناشتہ کا کام دیتے ہیں یہ تو صبح کے ناشتوں کا حال ہے۔ جو لوگ تیسرے پہر ناشتہ کرتے ہیں ان کے لئے موسمی پھل یا ترکاری مثلاً آم۔ خربوزہ۔ پھوٹ۔ امرود۔ تربوز۔ ککڑی۔ بھٹے یعنی وہ پھل جو موسمی ہونے کی وجہ سے سستے مل جاتے ہیں استعمال ہو سکتے ہیں ورنہ سادہ دودھ ہی سہی (ضمناً میں یہ بھی بیان کر دیتا ہوں کہ جن لوگوں کو ضعف دماغ کی شکایت رہتی ہے۔ ان کے لئے بہترین ناشتہ بادام کا شیرہ اور نیم برشت انڈے کی زردی ہے) غرباء تیسرے پہر اگر بھوک لگے تو بھنے ہوئے دانے مکئی یا باجرہ یا چنے یا جوار کے کھایا کرتے ہیں اور حد اعتدال کے اندر رہ کر یہ بھی مفید ہیں۔ بہت چھوٹے بچے جو ہر وقت کھانے کی گردان کرتے رہتے ہیں اگر ان کو ثقیل اشیاء ہر وقت دی جایا کریں تو ان کے پیٹ خراب ہو جاتے اس لئے ان کے لئے میٹھے یا نمکین مرمرے (یعنی چاول بھنے ہوئے) بہت ہلکے اور زود ہضم رہتے چاہئیں اور بجائے اس کے کہ وہ دن بھر لڈو یا پیڑے کھاتے رہیں اور دن بھر اسہال میں مبتلا رہیں یہ بہتر ہو گا کہ علاوہ کھانے اور دودھ کے جب وہ ضد کریں تو ایک مٹھی مرمرے دیگر ان کو بہلا دیا جائے۔

۵۔ سالن میں اسراف

نہ صرف یہ مناسب ہے کہ ایک سالن پکا کر پھر سیخوں کے کباب۔ دہی بھلے۔ کباب بوندی۔ پکوڑی وغیرہ اشیاء دستر خوان پر بلا وجہ زائد کی جائیں بلکہ اکثر ڈھونڈ ڈھونڈ کر قیمتی اور نایاب ترکاریاں اور سبزیاں منگانا بھی باکفایت اور سادہ زندگی کے اصول کے خلاف ہے۔ مثلاً باوجود اسکے کہ بازار میں کدو، اروی، کریلے، بینگن، ساگ، بھنڈیاں، توریاں وغیرہ سستی اور طرح طرح کی ترکاریاں موجود ہیں۔ پھر بھی ان کو چھوڑ کر یہ کوشش کرنا کہ تونے کی پھلیاں اور بے موسم مٹر جو آجکل گراں ہیں وہ حاصل کی جائیں یا جس موسم میں مٹر نایاب ہوں ان دنوں چار آنے یا آٹھ آنے سیر والے ٹماٹر کو خریدنا اسراف نہیں تو اور کیا ہے۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ تمام گرمی اور برسات بھر تو کریلے کھاتے نہیں جب کریلے دو پیسے سیر ہوتے ہیں۔ لیکن جاڑے میں جب آٹھ آنے سیر ہو جاتے ہیں تو دور دور کی جگہ سے کریلے منگاتے ہیں۔ اسی طرح بلا خاص موسم اور ضرورت کے عموماً مچھلی اور مرغی پکوانا بھی حفظ صحت اور سادگی کے اصول کے برخلاف ہے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ترکاری موسم کے شروع میں بہت گراں ہوتی ہے حتیٰ کہ اٹھارہ آنہ پاؤ روپیہ سیر تک بک جاتی ہے ان چند مہنگے دنوں میں گراں قدر ترکاریوں کا خریدنا اوسط درجہ کے آدمیوں کے لئے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

۶۔ بعض کھانے کی اشیاء اگر اکٹھی اور بروقت خریدی جائیں تو کافی بچت ہو جاتی ہے مثلاً غلہ دالیں۔ پیاز وغیرہ۔

۷۔ ولائتی گھی کا مناسب استعمال

اس میں کچھ شک نہیں کہ خالص گھی بہت مفید اور صحت مند چیز ہے اور ولائتی گھی محض تیل ہے اور کچھ نہیں مگر نرخ میں نصف نصف کا فرق ہے گھی اگر دو روپیہ سیر آتا ہے تو ولائتی گھی قریباً ایک روپیہ آٹھ آنہ سیر اور مزے میں فرق کرنا بہت مشکل ہے۔

لیکن خشک اشیاء مثلاً قیمہ۔ کباب وغیرہ میں تو ولائتی گھی کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ ہاں شوربے دار سالن ہو تو اس میں ولائتی گھی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ پس بعض اوسط حال کے آدمیوں کے لئے یہ مناسب ہو گا کہ وہ اصلی گھی اپنے لئے استعمال کیا کریں اور ولائتی گھی ملازمین وغیرہ کی ہانڈی میں ڈال دیا کریں اور خود بھی جب قیمہ یا کباب یا خشک بھنی ہوئی اشیاء پکوائیں تو اس میں ولائتی گھی ڈلوا دیا کریں۔ اس طرح ان کے پیٹ میں اصلی گھی بھی جاتا رہے گا۔ اور باورچی خانہ کا خرچ بھی ہلکا ہو جائے گا اور کھانا بھی بدمزہ یا بودا نہ ہو گا۔ (باقی)

کامیابی

حالیہ الیکشن ڈسٹرکٹ کونسل ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل کی ۱۳ نشستوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں بشیر احمد صاحب بھٹی (ابن رشید میاں غلام محمد صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ کالا بھٹیاں) کو خاص کامیابی عطا فرمائی ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ملک و ملت کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار:۔ حکیم محمد لطیف

امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایا جات

از جناب مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ

(قسط نمبر ۹)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جن احباب نے دس روپیہ یا اس سے زائد ارسالی فرمائے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہیں۔

مکرم حمید اللہ صاحب بھٹی	۰۰ — ۱۹۰
مکرم عبدالستار صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۰۰ — ۱۰۵
مکرم محمد احمد صاحب سنوری	۰۰ — ۱۰۱
محترمہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد الدین صاحب (ناظر تعلیم) سرگودھا	۰۰ — ۱۰۰
مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	۰۰ — ۱۰۰
محترمہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد الدین صاحب (ناظر تعلیم) سرگودھا	۰۰ — ۱۰۰
ملک عزیز احمد صاحب پنشنر	۰۰ — ۱۰۰
ڈاکٹر محمد جی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر فورٹ سنڈیمن	۰۰ — ۱۰۰
پائیلٹ آفیسر عبدالمالک راجہ صاحب سرگودھا	۰۰ — ۸۰
لفٹننٹ کرنل نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۰۰ — ۵۱
مکرم خالد مسعود صاحب کندیاں ضلع میانوالی	۰۰ — ۵۰
محترمہ حلیمہ توقیر صاحبہ معرفت ملک اظہر احمد صاحب لاہور	۰۰ — ۵۰
مکرم چوہدری نور احمد خان صاحب حلقہ سول لائن سرگودھا	۰۰ — ۵۰
مکرم نصیر احمد صاحب معرفت نیشنل بنک ننکانہ صاحب	۰۰ — ۵۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب سنجر چانگ	۰۰ — ۳۴
مکرم فیض محمد صاحب نور بدشاہ از شریف احمد صاحب	۰۰ — ۳۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب سنجر چانگ	۰۰ — ۲۸
مکرم محمد فیروز الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۳۸ — ۲۶
مکرم خلیل احمد صاحب چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری از چوہدری نذیر احمد صاحب	۰۰ — ۲۵
کیپٹن سید نعمت اللہ شاہ صاحب مبارک منزل مانسہرہ ضلع ہزارہ	۰۰ — ۲۵
مکرم محمد فیروز الدین صاحب کوٹلی	۰۰ — ۲۴
〃 〃	۰۰ — ۲۲
مکرم جناب سید علی صاحب ہاشمی چک ۱۱ چھور	۰۰ — ۲۱
مکرم شیخ عبدالرشید صاحب شکارپور	۰۰ — ۲۱
میاں نور دین صاحب کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ	۴۴ — ۲۰
مکرم شیخ صالح محمد صاحب از والدہ صاحبہ مرحومہ	۰۰ — ۲۰
پائیلٹ افیسر عبدالمالک راجہ صاحب سرگودھا	۰۰ — ۲۰
محمد نصیب صاحب عارف از چوہدری غلام حسین صاحب	۰۰ — ۲۰
مکرم محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر	۰۰ — ۱۹
ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک ۲۴۵ ضلع منٹگمری	۰۰ — ۱۸
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دھرم پورہ لاہور	۰۰ — ۱۵
مکرم محمد شریف صاحب حلقہ سلطانپورہ لاہور	۰۰ — ۱۵
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۰۰ — ۱۵
مکرم خان محمد صاحب بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں	۰۰ — ۱۵
مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ	۰۰ — ۱۴
مکرم عبداللطیف صاحب میرپور آزاد کشمیر	۰۰ — ۱۲
مکرم محمد علی صاحب چک ۶۰ ج ب لائل پور	۶۵ — ۱۱
احسان اللہ صاحب صادق آباد ۔ منڈی	۰۰ — ۱۱
مکرم محمد عبداللہ صاحب سنجر چانگ	۰۰ — ۱۰
مکرم عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ایس۔پی پشاور	۰۰ — ۱۰
مکرم محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار مچھ	۰۰ — ۱۰
ملک عطاء الرحمٰن ایس۔ڈی۔او مظفر گڑھ	۰۰ — ۱۰
ماسٹر محمد اسلم صاحب بھابھڑہ ۔ ضلع سرگودھا	۰۰ — ۱۰
مکرم محمد جمیل صاحب بجانب عبدالمنان صاحب تاندلیانوالہ	۰۰ — ۱۰
صوبیدار محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی	۰۰ — ۱۰
مکرم عبدالرؤف صاحب حلقہ لاہور چھاؤنی	۰۰ — ۱۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب سنجر چانگ	۰۰ — ۱۰
مکرم ارشاد علی صاحب مظفر گڑھ	۰۰ — ۱۰
〃 مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۔ کراچی	۰۰ — ۱۰
〃 چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۵ منٹگمری	۰۰ — ۱۰
〃 عبدالرؤف صاحب لاہور کینٹ	۰۰ — ۱۰
〃 بابو محمد عالم صاحب سرگودھا	۰۰ — ۱۰

(مرزا انور احمد ۔ افسر لنگر خانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری صحت خراب ہے۔ بعض مقدمات بھی شروع ہیں۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (ایم۔ ایس خالد آڈیٹر جماعت احمدیہ مغلپورہ)

۲۔ خاکسار چند پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔

(محمد شفیع سلیم پوری ۷-۵-۷۰ / ۴-۵-۶۸ واہ کینٹ)

۳۔ میرے ماموں جان ملک محمد صفی اللہ خان صاحب بیلاورتی اسسٹنٹ ریلوے کراؤن ہسپتال لاہور چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرما دیں (ملک بشیر الدین عاجز مورو نوابشاہ سندھ)

اکسیر اپھارہ حیوانات

کی قدر وہی جانتے ہیں۔ جنہوں نے اسے آزمایا ہے۔ جناب مخدوم عطاء محمد صاحب آف کوٹ میانہ ضلع سرگودھا تحریر فرماتے ہیں :۔ "آٹھ درجن اکسیر اپھارہ ۔۔۔ جلد از جلد بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں"۔ جانوروں کے مہلک اپھارہ کی دوا کا اکٹھا سٹاک منگوا رکھیں اور انہیں قسط پر بے خطر کھلائیں فی پیکٹ ۷۵ پیسے درجن یا زیادہ پر ۱/۲ رعایت دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی —

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں ۔ منیجر

ضروری اطلاع

احباب کی سہولت کے لئے خاکسار نے اپنا مطب احمد نگر سے غلہ منڈی ربوہ میں منتقل کر لیا ہے۔ لہٰذا احباب علاج اور طبی مشورہ کے لئے "دارالعلاج" میں تشریف لائیں نیز احباب کو "دارالعلاج" سے طبی مرکبات ۔ مفردات ۔ اور تازہ بتازہ عرقیات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔

حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء "دارالعلاج" غلہ منڈی ربوہ

هو الشافی

ماہوار کشائی

عورت کی صحت کے لئے بڑا ضروری ہے کہ اسکو ماہ آنے والی تکلیف آسانی سے گذر جائے۔ اسکے لئے ماہوار کشائی کا استعمال عورت کی ماہوار آنے والی تکلیف کو آسان کر دیتا ہے۔ اور اندرونی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ مراد بر آتی ہے۔ قیمت کورس ۵۰-۴ روپے

تریاق نسوال (اٹھرا کی گولیاں) اولاد بھی زندہ ہوتی ہے۔ کورس ۰۰-۱۵ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں قیمت مکمل کورس بتیس روپے

معربی جرمنی کی چند انتہائی مفید اور روزمرہ کے استعمال کی

انگریزی ادویات

۱ - ریوٹے سی لوکل :- خواہ کس قدر اور کہیں سے خون بہہ رہا ہو اس دوائی کے چند قطرے ڈالنے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے اس کا ہر گھر میں سفر میں، کاروں، بسوں میں اور فرسٹ ایڈ کے بکسوں میں ہونا بہت مفید ثابت ہوگا

قیمت فی شیشی .. — ۶ روپے

۲ - ایگزالب مرہم :- ہر قسم کے ایگزیما اور دھدری وغیرہ کے لئے نہایت موثر اور مفید مرہم ہے

قیمت فی ٹیوب ۱۰ گرام .. — ۶ روپے

۳ - پوسٹری سال فورٹ مرہم :- بواسیر کے لئے بالکل نئے فارمولے کے تحت بنائی گئی ہے۔

قیمت فی ٹیوب :- ۵۰ — ۴ روپے

۴ - افرودڈور :- عام کمزوری، نیند نہ آنا، کام کرنے کو جی نہ چاہنا طبیعت میں چڑچڑاہٹ، جلد غصہ آ جانا، ذہنی انتشار تھکن اور مردانہ بانجھ پن کے لئے

قیمت ۵۰ گولیوں کی شیشی .. — ۱۵ روپے

۵ - ڈاڈالین :- موٹاپا دور کرنے اور وزن کم کرنے کے لئے بے ضرر اور نہایت مفید گولیاں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔

قیمت ۷۵ گولیوں کی شیشی .. — ۱۲ روپے

۶ - ایکٹف کیپسول :- آج کل کی ملاوٹ والی خوراک کھانے کی وجہ سے اور تفکرات کے باعث کمزوری اور سستی ہو جاتی ہے روزانہ دو کیپسول کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے صحت برقرار رہتی ہے۔ بچے مرد۔ اور عورتیں سب استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت .. — ۵ روپے

۷ - ایڈ ویلم :- یہ خالص شہد سے ٹیکے تیار کئے گئے ہیں جگر کی تمام بیماریوں کے لئے، عام کمزوری کے لئے خاص طور پر بڑھاپے کی کمزوری اور دل کی کمزوری کے لئے یہ ٹیکے بہت مفید ہیں ان کے لگانے سے عورتوں کے چہرے پر چھائیوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور عام رنگت نکھر جاتی ہے یہ ٹیکے کسی ڈاکٹر سے لگوانے چاہئیں

قیمت فی ٹیکہ :- ۵۰ — ۲ روپے

۸ - ٹیرگان :- ہر قسم کی قبض دور کرنے کے لئے نہایت مؤثر ہیں

قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی ۵۰ — ۲ روپے

یہ تمام ادویات مغربی جرمنی کی چیدہ چیدہ اور بہت بڑی دواساز کمپنیوں کی بہت مشہور اور تجربہ شدہ ادویات ہیں۔ ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہونے کے علاوہ بے حد مفید ہیں۔

نوٹ :- اوپر درج شدہ قیمتوں میں محصول ڈاک شامل نہیں۔

شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور فون ۳۲۱۱ / ۶۳۶۹۳

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو رجسٹریشن کورس رسالہ (ہومیو ابا) ۵/- روپے

ایچ - پی - فارمیسی

دہوریہ (کھاریاں) گجرات

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو و انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ - ربوہ

تقریب شادی

عزیز منیر احمد ولد چوہدری عبد العزیز صاحب مرحوم ساکن نصرت آباد اسٹیٹ کا نکاح عزیزہ نصرت بیگم بنت چوہدری فضل احمد صاحب ساکن نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے نصرت آباد میں ۲/۳/۶۶ بروز بدھ بعد نماز ظہر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ رشتہ مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین۔

(فضل دین طارق زعیم انصار اللہ کنری ضلع تھرپارکر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن	سٹار ٹمبر سٹور	لائل پور ٹمبر سٹور
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸	۹۰ فیروز پور روڈ لاہور	راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۹۹

باکمال سٹاف ✯ لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

نوٹس نیلام

مریدکے ریلوے سٹیشن پر پڑا ہوا دو ویگن کوئلہ جس کے وارث کا پتہ نہیں چلا اور تقسیم نہیں ہو سکا ۲۱/۳/۶۶ کو دن کے بارہ بجے بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا تین ویگن کوئلہ شاہدرہ ریلوے سٹیشن پر پڑا ہے جس کے وارث کا پتہ نہیں اور جو تقسیم نہیں ہو سکا ۲۲/۳/۶۶ کو دن کے گیارہ بجے بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پی - ڈبلیو - آر - لاہور

(۱۹۸۱/۱۲) ۱۶۱

سونے کی گولیاں

دو ہفتہ ... ۷ روپے

زوجام عشق

یہ نسخہ خاص ایک ماہ کورس .. - ۱۲ روپے

طاقت کی بے مثال نوابی گولیاں

ایک ہفتہ .. ۸ روپے ایک ماہ .. - ۳۰ روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

دو روپیہ میں ایک ہزار اشتہار

علاوہ ازیں اردو انگریزی ہر چیز کی چھپائی بارعایت ہوتی ہے۔

نور پرنٹنگ ایجنسی

چوک نسبت روڈ۔ لاہور

جواثانی

موتیابند (CATARACT)

کھلتے اور آنکھ میں ڈالنے کی دوا سے دور ہو جاتا ہے بشرطیکہ نظر ابھی کام دے رہی ہو "CATARACT CURE" علاج شفائے موتیابند مکمل کورس .. - ۲۵ روپے پہلا نصف کورس .. - ۱۴ روپے آخری نصف کورس .. ۱۳ روپے خرچ ڈاک ۱/۲۵ روپیہ۔

کیورٹو میڈیسن کمپنی

۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، ربوہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مسجد ڈنمارک کے چندہ کے وعدہ جات ہفتہ زیر رپورٹ یعنی یکم مارچ سے آٹھ مارچ تک چار ہزار پچانوے روپے کے وصول ہو چکے ہیں اور نقد چندہ چھ ہزار آٹھ سو آٹھ روپے وصول ہوا ہے۔ جس میں سے چار سو تیئیس روپے لجنہ اماء اللہ گاگلپور کی طرف سے ہیں۔

اب عنقریب مسجد کی بنیاد رکھی جانے والی ہے اس لئے تمام لجنات کو اپنا پورا زور اس بات میں لگا دینا چاہیئے کہ یہ چندہ جلد پورا ہو۔ جو بہنیں وعدہ کر چکی ہیں لیکن ان کی طرف سے ابھی ادائیگی نہیں ہوئی ان سے رقم کی وصولی کا انتظام کریں۔ جنہوں نے ابھی تک وعدہ بھی نہیں کیا ان سے وعدہ لیا جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی بہن اس میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔

اس سلسلہ میں لجنات کی عہدہ داران کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتی ہوں کہ اکثر عہدہ دار چندہ تو بھجوا دیتی ہیں لیکن ساتھ ان بہنوں کے نام نہیں لکھتیں جن کی طرف سے چندہ ہوتا ہے اور ہمیں مجبوراً وہ چندہ بلا تفصیل جمع کروانا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے چندہ دہندگان کے نام رسید اور شکریہ کا خط نہیں جا سکتا اس لئے براہ مہربانی جو رقم بھی بھجوائیں اس کی تفصیل مع مکمل پتہ ساتھ ہی ارسال کیا کریں۔

آٹھ مارچ تک کل وعدہ جات کی میزان ۷، ۹،۱۹۶ اور کل وصولی ۲،۲۳۷،۲۲۳ روپے کی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام اور احمدیت کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

[redacted]

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۰ر مارچ ۱۹۶۶ء

انصار اللہ کا مالی سال

مجلس انصار اللہ کا مالی سال امور دیمبر مطابق ماہ فتح ۱۳۴۴ ہش ختم ہو چکا ہے اور نیا مالی سال شروع ہوئے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال اراکین کیلئے بابرکت بنائے اور انہیں بیش از پیش خدمات کی توفیق دے۔ جہاں یہ بات بہت خوشکن ہے کہ ختم ہونے والے سال میں احباب نے چندہ مجلس میں منظور شدہ بجٹ سے بھی زائد رقوم بھجوائیں وہاں یہ بات باعث تشویش ہے کہ ماہ صلح اور ماہ تبلیغ کی اس سال کی وصولی تسلی بخش نہیں۔ ترقی کرنے والی قوموں کا ہر قدم آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ وہ سستانے کے لئے ٹھیرا نہیں کرتیں۔ میں جملہ انصار اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ماہ پچھلی کمی کو ضرور پورا کر دیں بلکہ مجلس مشاورت سے پہلے پہلے اس کمی کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً

خاکسار

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

ماسٹر تارا سنگھ اور سترہ دوسرے اکالی رہنما گرفتار کر لئے گئے

دہلی میں بھی ہندو سکھ فساد شروع ہو گیا

نئی دہلی ۱۵ر مارچ۔ مشرقی پنجاب کے بعد دہلی میں بھی ہندو سکھ فسادات شروع ہو گئے۔ کل بھارتی دارالحکومت میں پنجابی صوبے کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں نے چاندنی چوک میں پولیس پر سنگ باری کی اور ایک جیپ کو نذر آتش کر دیا۔ ہنگاموں کی وجہ سے دہلی میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ادھر مشرقی پنجاب کے مختلف علاقوں امرتسر، جالندھر، پٹھانکوٹ اور انبالہ میں ابھی تک صورت حال سنگین ہے۔

امرتسر میں ماسٹر تارا سنگھ اور سترہ دیگر اکالی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے کرفیو میں وقفہ کے دوران بھی مظاہرے ہوئے اور مظاہرین نے کئی مقامات پر تشدد آمیز کارروائیاں کیں۔ جالندھر میں مظاہرین پر فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے ایک ٹکٹ گھر کو آگ لگا دی۔ گرفتار ہونے والوں میں بھوپندر سنگھ اور آتما سنگھ بھی شامل ہیں۔ ادھر مشرقی پنجاب کے مختلف علاقوں میں ہڑتال رہی۔ امرتسر میں کرفیو میں تین گھنٹے کے وقفہ کے دوران بھی فسادات ہوئے جس کی بناء پر چوبیس گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

آل انڈیا ریڈیو کے مطابق دہلی کے چاندنی چوک میں مظاہرین پنجابی صوبے کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا لیکن مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ مظاہرین نے پولیس کی ایک جیپ اور موٹر کاریں بھی جلا ڈالیں۔ آل انڈیا کانگرس کے دفتر کے سامنے بھی مظاہرہ کیا گیا۔ یہاں بھی پولیس پر سنگ باری کی گئی۔ جس سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک ڈی۔ ایس۔ پی۔ اور چھ دیگر پولیس والے زخمی ہو گئے۔ ایک سو ساٹھ سے زائد مظاہرین کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ مارچ کا چندہ ۲۰ر مارچ تک مرکز میں روانہ کر دیں اسی طرح بعض مجالس کے پاس بعض سابقہ مہینوں کی رقوم اکٹھی پڑی ہیں۔ وہ ایسی سب رقوم فوری طور پر بھجوا دیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جب تک کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہ ملے برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا

بھارت خلوص سے کام لے تو مسئلہ کشمیر طے ہو سکتا ہے

ڈھاکہ ۱۵ر مارچ۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر دو روزہ بحث کا آغاز کرتے ہوئے۔ کہا کہ تنازعہ کشمیر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان قیام امن کے راستے میں بنیادی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان پچھلے اٹھارہ برس میں دو مرتبہ جنگ ہو چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ماضی میں کئی مشکل مسئلے طے کئے جا چکے ہیں۔ لیکن بعض کے لئے سنجیدگی سے کوشش نہیں کی گئی کوئی وجہ نہیں کہ باقی مسئلے بھی باعزت طور پر طے نہ کئے جا سکیں۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ کشمیر جغرافیائی اقتصادی فوجی اور ثقافتی اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہے۔ ہمارا موقف تو یہ ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیا جائے تاکہ وہ آزادانہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کر سکیں۔ اور ہندوستان اور پاکستان دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں الحاق کر لیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جس وقت تک کشمیریوں کو حق خود اختیاری نہیں دیا جاتا۔ اس وقت تک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان امن قائم ہونا ممکن نہیں۔

خارجہ پالیسی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمسایہ ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات خوشگوار رہیں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ پر امن طور پر رہیں لیکن تنازعہ کشمیر ہمارے اور ہندوستان کے درمیان بنیادی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ جب تک کشمیریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش جاری رہے گی۔ اس وقت تک دونوں ملکوں کے عوام کے سروں پر جنگ کے بادل منڈلاتے رہیں گے۔